

83292- اگر شوال کے چھ روزے رہ جائیں تو کیا ذوالقعدہ میں رکھے جاسکتے ہیں؟

سوال

ایک عورت نے شوال کے چار روزے رکھے اور اسے حیض آگیا تو وہ روزے مکمل نہ کر سکی اس کے دو روزے رہ گئے کیا وہ باقی ماندہ دو روزے ذوالقعدہ میں رکھ سکتی ہے؟

پسندیدہ جواب

صحیح مسلم میں ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا کہ اس نے سارے سال کے ہی روزے رکھے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1164).

اس حدیث سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ اجر و ثواب اسے ہی حاصل ہوگا جو شوال میں روزے رکھتا ہے۔

عذر وغیرہ کی بنا پر شوال کی بجائے دوسرے مہینہ میں روزے رکھنے والے شخص کے بارہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا اسے یہ فضیلت حاصل ہوگی یا نہیں۔

اس میں کئی ایک اقوال ہیں:

پہلا قول:

مالکیہ کی ایک جماعت اور بعض خابہ کہتے ہیں کہ شوال یا بعد میں شوال کے چھ روزے رکھنے والے کو فضیلت حاصل ہوگی، شوال میں روزے رکھنے والی حدیث تو مکلف کی آسانی کے لیے ذکر کی گئی ہے، کیونکہ رمضان کے بعد شوال میں روزے رکھنا باقی مہینوں سے آسان ہیں۔

شرح الخرزئی کے حاشیہ میں عدوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"شارع نے 'شوال' روزے رکھنے کی تخفیف میں کہا ہے، یہ نہیں کہ اس وقت کے ساتھ حکم مخصوص ہے، خاص کر عشرہ ذوالحجہ میں اس فعل کو سرانجام دینا، جیسا کہ روایت کیا گیا ہے کہ اس میں روزے رکھنا بہت بہتر ہے؛ کیونکہ مذکورہ ایام کی فضیلت کے ساتھ ساتھ مقصود بھی پورا ہو جائیگا، بلکہ ذوالقعدہ میں بھی بہتر ہے۔

حاصل یہ ہوا کہ جتنا عرصہ شوال سے دور ہوشدت مشقت کی بنا پر اتنا ہی اجر بھی زیادہ ہوگا" انتہی

دیکھیں: حاشیہ العدوی علی شرح الخرزئی (2/243).

اور "تہذیب فروق الترافی" جو کہ محمد بن علی بن حسین مکہ میں مالکی حضرات کے مفتی تھے کی ہے اور الفروق کے ساتھ مطبوع ہے میں منقول ہے کہ:

ابن العربی المالکی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: "شوال میں چھ روزے رکھنا" یہ مثال کی طور پر ہے، اور مراد یہ ہے کہ رمضان المبارک کے روزے دس ماہ کے برابر ہیں، اور شوال کے چھ روزے دو ماہ کے برابر، اور مذہب بھی یہی ہے (یعنی امام مالک رحمہ اللہ کا مسلک) اور اگر یہ شوال کے علاوہ بھی ہوتے تو اس میں بھی حکم ہوتا۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ: اور یہ علم میں رہے کہ یہ بہت بدیع النظر ہے "انتہی

دیکھیں: الفروق (2/191)۔

اور ابن مفلح رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس میں یہ احتمال ہوسکتا ہے کہ: اس کی فضیلت شوال کے علاوہ کسی اور مہینہ میں بھی روزے رکھ کر حاصل ہوسکتی ہے، بعض علماء کا قول یہی ہے، جسے قرطبی نے ذکر کیا ہے، کیونکہ اس کی فضیلت دس درجہ کے برابر ہے جیسا کہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں بیان ہوئی ہے، اور اسے شوال کے ساتھ مقید کرنا صرف آسانی کے لیے ہے کیونکہ روزے رکھنے کی عادت ہونے کی بنا پر شوال میں روزے رکھنے آسان ہیں اس لیے یہ رخصت ہے، اور رخصت اولیٰ ہے "انتہی

دیکھیں: الفروع (3/108)۔

اور صاحب الانصاف نے اسے نقل کر کے اس پر یہ تعلیق چڑھائی ہے کہ:

"حدیث کے مخالف ہونے کی بنا پر یہ کمزور اور ضعیف ہے، بلکہ اسے رمضان کی فضیلت کے ساتھ ملحق کیا گیا کیونکہ یہ اس کے ساتھ ہے، اس لیے نہیں کہ یہ دس مثل ہے، اور اس لیے بھی کہ اس میں روزے رکھنا واجب کی فضیلت میں رمضان کے برابر ہیں "انتہی

دیکھیں: الانصاف (3/344)۔

دوسرا قول:

شافعی حضرات کی ایک جماعت کہتی ہے کہ: جس کے شوال کے چھ روزے رہ جائیں تو وہ ذوالقعدہ میں قنّاء کر لے، لیکن اس کا ثواب شوال کے ثواب سے کم ہوگا۔

پنانچہ جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو اسے سارے سال کے فرض روزے رکھنے کا ثواب حاصل ہوگا۔

لیکن اگر کوئی شخص رمضان المبارک کے روزے رکھ کر چھ روزے شوال کی بجائے کسی اور مہینہ میں رکھتا ہے تو اسے سارے سال کے فرض روزوں کا ثواب حاصل نہیں ہوگا، بلکہ اسے رمضان المبارک کے ماہ کے فرضی روزوں اور چھ نفلی روزوں کا ثواب حاصل ہوگا۔

ابن حجر مکی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جس نے رمضان کے ساتھ اس کے چھ روزے رکھے تو اسے بغیر کسی اضافہ کے سارے سال کے فرضی روزوں کا ثواب حاصل ہوگا اور جس نے شوال کے علاوہ مہینہ میں چھ روزے رکھے تو اس کے روزے بغیر کسی اضافہ کے نفلی ہونگی "انتہی

دیکھیں: تحفۃ المحتاج (3/456)۔

تیسرا قول :

خابلہ کا مسلک یہی ہے کہ شوال میں چھ روزے رکھنے سے ہی فضیلت حاصل ہوگی۔

"احادیث کے ظاہر کی بنا پر شوال کے چھ روزے شوال میں رکھنے سے ہی یہ فضیلت حاصل ہوگی" انتہی

دیکھیں : کشاف القناع (2/338)۔

لیکن اگر کوئی شخص کسی عذر کی بنا پر انہیں شوال میں مکمل نہیں کر سکا تو امید ہے کہ اسے وہی فضیلت حاصل ہوگی جو شوال میں رکھنے سے ہوتی ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"شوال گزر جانے کے بعد اس کی قضاء کرنا مشروع نہیں کیونکہ اس کا وقت گزر چکا ہے، چاہے عذر کی بنا پر ترک کیے یا بغیر عذر کے ترک کیے ہوں"

اور جس نے چار روزے شوال میں رکھے لیکن وہ کسی مجبوری اور عذر کی بنا پر مکمل نہ کر سکا تو اس کے متعلق شیخ رحمہ اللہ کا کہنا تھا :

"شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب عبادت ہے واجب نہیں لہذا آپ نے جو شوال میں رکھے ان کا اجر و ثواب حاصل ہوگا اور امید کی جاتی ہے کہ اگر مکمل کرنے میں کوئی مانع پیدا ہو گیا اور یہ مانع شرعی ہو تو آپ کو پورا اجر و ثواب حاصل ہوگا کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر میں چلا جاتا ہے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کے لیے وہی عمل لکھتا ہے جو وہ مقیم ہونے اور تندرست ہونے کی حالت میں کرتا تھا"

اسے امام بخاری نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے۔

آپ نے جو روزے شوال کے ترک کیے ہیں ان کی آپ کے ذمہ قضاء نہیں ہے"

اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے " انتہی

ماخوذ از : مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (15/389-395)۔

حاصل یہ ہوا کہ :

شوال کے چھ روزے شوال کی بجائے کسی دوسرے مہینہ میں رکھنے کو کچھ اہل علم شوال میں روزے رکھنے کی طرح ہی کہا ہے، اور بعض نے اس کی فضیلت ثابت کی ہے لیکن یہ فضیلت شوال میں روزے رکھنے سے کم ہے۔

اور بعض اہل علم نے کسی عذر کی بنا پر شوال میں روزے مکمل نہ کرنے والے کے لیے امید کی ہے کہ اسے پورا ثواب حاصل ہو جائیگا، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فضل تو وسیع ہے، اور اس کی عطا کی کوئی انتہاء نہیں۔

اس لیے اگر یہ سوال کرنے والی بہن شوال کے رہ جانے والے دو روزے ذوالقعدہ میں رکھ لے تو بہتر ہے، اور امید کی جاسکتی ہے کہ اسے ان شاء اللہ پورا اجر و ثواب حاصل ہوگا۔

واللہ اعلم.